مولانا محمد ابراہیم فانی

تعارف و تبصرہ کتب

نام کتاب :- جدید فقہی تحقیقات (مقالات فقہی کانفرنس بنوں)

ترتیب :- مولانا سید نصیب علی شاہ و مولانا قاری محمد عبداللہ صاحب

صفحات :- ۳۶۸ قیمت :- ۲۲۵/- روپے

ناشر :- مکتبہ جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی نمبر ۱۶

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

گذشتہ سال ۱۹۹۶ء میں المرکز الاسلامی بنوں کے مہتمم مولانا سید نصیب علی شاہ صاحب اور برادر محترم مولانا قاری محمد عبداللہ صاحب نے حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ کے مشورہ سے ایک فقہی کانفرنس کا انعقاد کیا۔ جوکہ اپنی افادیت اور نوعیت کے اعتبار سے انتہائی اہمیت کی حامل تھی۔ خوش قسمتی سے راقم الحروف اور ایڈیٹر ماہنامہ "الحق" حافظ راشدالحق سمیع کو بھی اس میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ جسکی بدولت بہت سے اکابرین کے ساتھ شرف ملاقات حاصل ہوا۔ بلاشبہ موجودہ دور ایک ایسا دور ہے کہ زمانہ برق رفتاری کے ساتھ ترقی کے منازل طے کررہاہے اور سائنسی ایجادات وانکشافات نے فکرونظر کے نئے زاویے کھولے ہیں جس کی روسے تحقیق وتدقیق کا میدان وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔ مولانا مفتی محمد تقی صاحب عثمانی مدظلہ نے اس کانفرنس میں اپنے زرین خطاب کے دوران بجافرمایا۔ کہ

" میراخیال ہے کہ سن ایک ہجری سے گیارہ ہجری تک کے دور میں جوتغیرات وانقلابات آئے۔ وہ ایک طرف رکھیں پھر بارھویں صدی سے لیکر پندرہ ویں صدی ہجری تک جو انقلابات مجموعی نظام میں آئے وہ دوسری طرف یہ بعد کے آنے والے تغیرات گیارہ سوسالہ تغیرات پر بھاری ہیں۔ مشین کی ایجاد کے بعد اور اس کے کے نتیجے میں دنیا سمٹی مواصلات کے ذرائع مختلف ہوگئے۔ طب نے مختلف مسائل پیدا کئے۔ تجارت اور بین الاقوامی معشیت کے درمیان بے شمار مسائل پیدا ہوئے۔ ان تمام حالات کا بارہویں صدی سے قبل تک تصور نہ تھا۔ ان تمام مسائل پر غور وفکر کیلئے ان کا اسلامی اصولوں کے تحت حل تلاش کرنے کے لئے علماء کی ایک زبردست ذمہ داری پیدا ہوگئی اور

ان کے سامنے ایک بڑا چیلنج ہے کہ اگر کوئی مشکل پیش آئے تو اس کا حل شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے پیش کریں، اور اس کیلئے فقہی مجلس منعقد کی جائے۔" چنانچہ اس اہم ضرورت کے پیش نظر ارباب اہتمام المرکز الاسلامی بنوں نے گویا ایک قسم کا جمود وخمود کو توڑتے ہوئے یہ کانفرنس منعقد کی۔ جس میں ملک وبیرون ملک کے ممتاز علماء کرام، مقتیان عظام دانشور اور کثیر تعداد میں اہل فکر ونظر کو دعوت دی۔ مولانا نصیب علی شاہ صاحب کی اس عظیم کاوش کی جتنی بھی داد دی جائے کم ہے کہ جو کام ایک پوری اکیڈمی کا تھا وہ کام انہوں نے انجام دیا۔ اور ظاہر ہے کہ اس پر جو مصارف واخراجات آئے وہ انہوں نے برداشت کئے۔ ان مندوبین حضرات نے انتہائی قیمتی مقالات پیش کئے جن سے اس کانفرنس کی افادیت مزید اجاگر ہوگئی۔ مولانا مفتی محمد تقی صاحب عثمانی مدظلہ نے موثر خطاب فرمایا۔ اسی طرح مولانا مفتی نظام الدین شامزی مدظلہ نے اپنے مبسوط اور پر مغز مقالے میں جامع فقہی مجلس کے قیام اور اہمیت پر زور دیا۔ مفتی عبدالستار صاحب نے طلاق کے شرعی مسائل اور مولانا ڈاکٹر عبدالواحد صاحب نے تولید کے جدید طریقے پر انتہائی محققانہ مقالے پیش کئے۔ مولانا فضل الرحمان نے فقہ حنفی کی عالمگیریت کو موضوع سخن بنایا۔ اسی طرح درجنوں مقالہ نگار حضرات اور مقررین نے اس سہ روزہ فقہی کانفرنس میں حاضرین کو اپنے قیمتی ملفوظات سے نوازا۔

زیر نظر کتاب میں ان تمام حضرات کے مقالات یکجا کردئے گئے ہیں جنہوں نے اس عظیم الشان کانفرنس میں شرکت کرکے وہ سنائے یا پھر شرکت سے معذوری کی بناپر اپنے مقالات بھیج دیئے۔ دور حاضر کے مشہور محقق ترجمان حنفیہ حضرت مولانا عبدالرشید صاحب نعمانی مدظلہ نے امام ابوحنیفہؒ کی جلالت شان اور محدثانہ حیثیت پر مفصل خطاب فرمایا تھا، جن کی گفتگو کیسٹ میں محفوظ کی گئی تھی، مگر چونکہ وہ صاف طور سے کیسٹ سے سنی نہ جاسکی تو حضرت مدظلہ نے مقدمہ کتاب الآثار کتاب میں اشاعت کیلئے مرحمت فرمایا، چنانچہ بجائے فقہی کانفرنس میں کی گئی تقریر وہ مقدمہ شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ نظام بینکاری پر ڈاکٹر محمد فاروق صاحب، بیمہ کے موجودہ طریقے، حافظ عبدالغنی صاحب، دارالعلوم دیوبند کی فقہی خدمات، مولانا عطاء الرحمان صاحب، اجتہاد وتقلید، مولانا محمد امین صفدر اجتہاد اور فقہ اسلامی کی تدوین جدید، پروفیسر احسان الدین، دعوت و تبلیغ کا اسلامی طریق کار، مولانا شیرانی اور تکملۃ فتح الملہم مولانا محمد اسلم شیخوپوری اور اس طرح دیگر کئی حضرات کے انتہائی قیمتی مضامین اس کتاب میں شامل ہیں۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی تقریظ اور مفتی جمیل خان صاحب کے مقدمہ نے کتاب کی افادیت کو دوآتشہ بنایا

ہے ۔ ادارہ مولانا نصیب علی شاہ صاحب اور مولانا قاری محمد عبداللہ صاحب کو اس کامیاب کانفرنس کے انعقاد اور ان مقالات اور تحقیقات کو کتابی شکل میں امت کے سامنے پیش کرنے پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے اور ہمیں امید ہے کہ حضرت شاہ صاحب اور حضرت مولانا قاری محمد عبداللہ صاحب جوکہ دونوں دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اور ماہنامہ " الحق" کے پرانے قارئین ومعاونین ہیں۔ اس سلسلہ کو جاری وساری رکھتے ہوئے اس طرح کی مجلسیں منعقد کراکر امت کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے رہیں گے ۔ کتاب کی طباعت انتہائی دیدہ زیب، ٹائٹل جاذب نظراور کاغذ اعلیٰ استعمال کیا گیا ہے ۔ اس لئے معنوی خوبصورتی کے ساتھ ساتھ ظاہری جاذبیت نے بھی اس مجموعہ کو مزید پروقار بنایا ہے۔ (م ا ف)

%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%

نام کتاب :- انوار معرفت

مکاتیب :- مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ صاحب قدس سرہ

مرتب :- مولانا قاری محمد سلیمان صاحب حقانی

ناشر :- مکتبہ عثمانیہ ٹیکسلا

صفحات :- ۱۳۶ قیمت :- ۲۰/- روپے

اہل اللہ اصحاب علم اور ارباب کمال کے خطوط اور مکاتیب انتہائی اہمیت کی حامل ہوتے ہیں اس سے انسان اپنی شخصیت کے سنوارنے میں کافی مدد حاصل کرسکتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں مکاتیب کی حفاظت کا خیال رکھا گیا ۔ قرآن پاک میں ہمیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے مکتوب کا تذکرہ ملتا ہے ۔ اسی طرح حضوراکرمؐ کے مکتوبات ہیں جو کہ انہوں نے مختلف اوقات میں مختلف شاہان اور دوسرے لوگوں کے نام ارسال فرمائے ۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات جوکہ مکتوبات امام ربانی کے نام سے مشہور ہیں ۔ علوم ومعارف کا ایک بیش بہا خزنیہ ہے ۔ خطوط غالب کی اہمیت سے کون انکار کرسکتا ہے ۔ مولانا آزاد کی غبارخاطر ایک لازوال ادبی شہپارہ ہے ۔ اسی طرح اقبال اور مولانا جوہرکے مکاتیب ۔ بحرحال بیسیوں ایسی مثالیں ہیں